رجسٹرڈ ایل ۴۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی – دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۲۳ | دار الامان قادیان ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۹ء | جلد ۱۳

ایڈیٹر کے قابل غور جملے

خلت اور دوستی یہ ہے

عام طور پر یہ امر مشاہدہ میں آیا ہے کہ جب پانی دودہ میں آملتا ہے تو دودہ اپنے اوصاف اور رنگ و روپ میں اسکو اپنا شریک بنالیتا ہے پانی اس فیاضی کے معاوضہ میں یہ کرتا ہے کہ جب آگ دودہ کو جلانے لگتی ہے تو یہ پہلے جلنا منظور کرتا ہے دودہ اسکو جلتے اور جوش کھاتے ہوے دیکھکر خود بھی جوش کھانے لگتا ہے۔ اور آگ پر گر گر اُس کی سوزش سے پانی کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے اگر پھر پانی ملادیا جاوے تو دودہ میں سکون ہوجاتا ہے۔ اس نظارہ کو دیکھکر ہم ایثار کا سبق سیکھتے ہیں جب تک دوسروں کے آرام اور راحت کے لیے ہم اپنی آسایش کو قربان نکریں دوسرے کو نفع نہیں پہونچا سکتے یہی وہ سر ہے جو کل دنیا کے بہترین روحانی معلم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس پاک قول میں مرکوز ہے کہ کوئی مومن نہیں ہوتا جبتک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے چاہتا ہے پس کون ہے جو اپنے لئے برائی چاہتا ہے؟ کوئی نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ دوسروں کو فائدہ پہونچانے میں سستی کی جاوے؟

خیر الناس من ینفع الناس

خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک ملفوظات میں یہ لوح دل پر کندہ کرنے والا جملہ بھی درج ہے یعنی لوگوں میں سے بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہونچائے۔ اس پاک جملہ کے اندر حصول امن سلامتی راحت اطمینان کا اعلیٰ سے اعلیٰ اصول بیان

کر دیا گیا ہے جب کہ انسانی ہستی کی فطرت میں بہترین مخلوق ہونے اور اپنے ابنائے جنس میں ایک امتیاز حاصل کرنے کا مادہ ودیعت رکھا گیا ہے پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس امتیاز اور اعزاز کے حاصل کرنے کے واسطے تاریک راہیں کیوں اختیار کی جاتی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ اوباشوں اور عیاشوں میں گوئے سبقت لے جانے کے واسطے کوشش کی جاتی ہیں - بیہودہ اور بیفائدہ طور پر نمائشی عزت کے لئے سعی کی جاتی ہے مگر نہیں تو کار خیر میں نہیں مقابلو اور مجاہدوں کی دوڑ کا میدان اپنی ذاتی اغراض کے حلقہ میں محدود کیا گیا ہے - حقیقت میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک قول پر نگاہ کی جاوے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ کسقدر خوبیوں اور محامد کا مجموعہ وہ دل تھا جس سے یہ بہشتی زندگی کا اصول نکلتا ہے - ہر ایک آدمی جبکہ امتیاز اور عزت کا فطرتاً خواہشمند ہے پھر اگر ہر ایک بجائے خود اپنی قدر اور حیثیت کے موافق دوسروں کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کرے تو کیا دنیا میں راحت امن اور اطمینان پیدا نہ ہو بے شک یہ دار المحن جنت الخلد کا نمونہ ہو جاوے آئے دن کے جھگڑے اور لڑائیاں عدالتوں کی کشمکش سے نجات ملے مگر آہ! کوئی سوچنے والا ہو - غیر قوموں نے اگر اپنی غفلت اور کم فہمی سے اس مذہبی اصول سے فائدہ نہیں اٹھایا تو مسلمانو! تمپر افسوس کہ تم نے بھی باوجودیکہ نبی خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیرو کہلاتے ہو ان اصولوں کو چھوڑ دیا - یہی وجہ ہے کہ تم میں ہمدردی خلت اور اخوت نہیں رہی اور تمہارا شیرازہ اکھڑ گیا - ہوا بگڑ گئی نتیجہ یہ ہوا کہ نکبت اور ذلت کے گڑھے میں جا گرے سوچو! اور غور کرو۔

درازی عمر کا راز نفع رسانی ہے

کون آدمی ہے جو درازی عمر کا خواہشمند نہیں کوئی کایا کلپ کرنے والے سنیاسیوں کی تلاش میں سرگردان ہے کوئی کسی تجویز میں سرگرداں ہے مگر ان سب کی مثال وہی ہے ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں درازی عمر کا سہل الحصول اور آسان ترین نسخہ موجود ہے ہاں اسکو استعمال کرنے والا انسان چاہیئے۔ وہ نسخہ کیا ہے؟ نفع رسانی مخلوق جیسے ہم نے اوپر کے نوٹ میں بتلایا ہے کہ دنیا کی تمام عزتیں تمام بھلائیاں دوسروں کی نفع رسانی کی تہ میں ہیں اسی طرح پر دوستو! یاد رکھو خدائے علیم کا وعدہ ہے کہ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض جو لوگوںکو نفع پہونچاتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے - پس دوسروں پر رحم کرو کہ اللہ تعالے تم پر رحم کرے گا - دوسروں کا غم کھاؤ کہ تمھیں کوئی غم نہ پہونچے

یہ ہے اسلام کی تعلیم!!! اس پر بھی بعض کوتاہ اندیش کہتے ہیں کہ اسلام میں ہمدردی اور محبت نہیں ہم کہتے ہیں کہ کیا کوئی دوسرا مذہب اس کی نظیر لا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں اسلام کی بنا دو ہی دو اصول پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ

گورنمنٹ سوچے تو فائدہ کی بات ہے

کہا جاتا ہے کہ مذہبی مباحثے اور مناظرے اچھا نتیجہ پیدا نہیں کرتے یا صاف لفظوں میں یوں کہو کہ ان سے مختلف فرقوں کے درمیان مخالفتوں کا میدان وسیع ہوتا جاتا ہے - ہمارے خیال میں یہ بات بطور قاعدہ کلیہ کے صحیح نہیں ہے بلکہ یوں درست ہو سکتی ہے کہ مذہبی مباحثوں کا وہ طرز جو بعض قوموں نے اختیار کر رکھا ہے منافرت کو پیدا کرتا ہے - اور وہ یہ ہے کہ اپنے مذہب کے حقائق اور معارف کو تو پیش نہ کیا جاوے اور نہ اپنے مذہبی اصولوں کی حقانیت پر علمی اور عقلی دلائل دئے جائیں بلکہ الٹا دوسرے مذاہب کے مقتدا پیشواؤں کو گالیاں دی جاویں - یہ مذموم طریق ہندوستان میں پہلے پہل پادریوں سے آیا جنھوں نے اسلام

اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ و السلام پر بیہودہ اور بے معنی الزام لگائے۔ انکی اس فیاضی سے آریوں نے بھی حصہ لیا۔ اور پھر مرتا کیا نہ کرتا مسلمانوں کو بھی کلوخ انداز را پاداش سنگ ست پر عمل کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ مگر وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے جو انکو مالی ملکی علمی ہر صیغہ میں بدقسمتی سے لاحق ہو رہی ہے ان دونوں قوموں کی گالیوں کا جواب گالیوں سے نہ دے سکے۔ اور نہیں دے سکتے اس لئے ہمارے خیال میں گورنمنٹ عالیہ کے لئے یہ سوال بیشک غور طلب ہے کہ یا تو ایک خاص عرصہ تک یعنی کم از کم دس سال تک مذہبی مباحثوں کو بالکل بند کردے۔ اور عام حکم دیدے کہ کوئی اہل مذہب دوسرے مذہب والے پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرے بلکہ اپنے مذہب کی خوبیاں اور حقائق ہی پیش کرے اور یا یہ کرے کہ ہندوستان کے مشہور و معروف مذہب کے مقتدا اور سربرآوردہ پیشوایان مذہب کی ایک کانفرس اپنی نگرانی میں کرے تاکہ ہمیشہ کے لئے ایک فیصلہ ہو جاوے اس میں ہر ایک مذہب والا اپنے مذہب کی تائید میں علمی دلائل اور عملی نشانات جو اس کو اس پر عمل کرنے کے بعد خدا تعالے کی طرف سے ملے ہیں دکھاوے اور اس کے بعد جو مذہب غالب آوے اس کی اشاعت اور پرچار کا سلسلہ جاری رکھکر باقیوں کو حکماً بند کر دیا جاوے۔ اگر گورنمنٹ اس قسم کی کانفرس کرکے مادیان مذاہب کو مدعو کرے اور جو اس کانفرس میں شریک ہونے سے انکار کرے اس کا انکار اس بات کی دلیل قرار دیا جاوے کہ وہ ملک میں امن اور آسایش کا خواہشمند نہیں ہے تو یہ تجویز بظاہر کیسی مشکل بنا کر دکھائی جاوے لیکن حقیقت میں بہت ہی راحت رساں اور امن بخش ہے

مکتوب حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ اللہ بعد سلام مسنون۔ آنمخدوم کا دوبارہ عنایت نامہ پہونچا اس عاجز کو اگرچہ بباعث علالت طبع طاقت تحریر جواب نہیں۔ لیکن آنمخدوم کی تاکید دوبارہ کی وجہ سے کچھ بطور اجمال عرض کیا جاتا ہے۔

۱۔ یہ عاجز شریعت اور طریقت دونو میں مجدد ہے۔

۲۔ تجدید کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کم یا زیادہ کیا جاوے اس کا نام تو نسخ ہے بلکہ تجدید کے یہ معنی ہیں کہ جو عقائد حقہ میں فتور آگیا ہے اور طرح طرح کے زوائد اُن کے ساتھ لگ گئے ہیں یا جو اعمال صالحہ کے ادا کرنے میں سستی وقوع میں آگئی ہے یا جو وصول اور سلوک الی اللہ کے طرق اور قواعد محفوظ نہیں رہے اُن کو مجدداً تاکیداً بالاصل بیان کیا جائے وقال اللہ تعالے۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا۔ یعنی عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب دل مرجاتے ہیں اور محبت اللہ دلوں سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ اور ذوق اور شوق اور حضور اور خضوع نمازوں میں نہیں رہتا اور اکثر لوگ رو بدنیا ہو جاتے ہیں اور علماء میں نفسانیت اور فقرا میں عجب اور پست ہمتی اور انواع و اقسام کی بدعات پیدا ہو جاتی ہیں تو ایسے زمانہ میں خدا تعالے صاحب قوت قدسیہ پیدا کرتا ہے اور وہ حجۃ اللہ ہوتا ہے اور بہتوں کے دلوں کو خدا کی طرف کھینچتا ہے اور بہتوں پر اتمام حجت کرتا ہے یہ وسوسہ بالکل نکما ہے کہ قرآن شریف و احادیث موجود ہیں پھر مجدد کی کیا ضرورت ہے یہ انھیں لوگوں کے خیالات ہیں جنھوں نے کبھی غمخواری سے اپنے ایمان کی طرف نظر نہیں کی اپنی حالت اسلامیہ کو نہیں جانچا اپنے یقین کا اندازہ معلوم نہیں کیا بلکہ اتفاقاً مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گئے اور پھر رسم اور عادت کے طور پر لا الٰہ الا اللہ کہتے رہے۔ حقیقی یقین اور

ایمان بجز صحبت صادقین میسر نہیں آتا ۔ قرآن شریف تو اُس وقت بھی ہوگا جب قیامت آئے گی مگر وہ صدیق لوگ نہیں ہوں گے کہ جو قرآن شریف کو سمجھتے تھے اور اپنی قوت قدسی سے مستعدین پر اس کا اثر ڈالتے تھے و لا یمسہ الا المطہرون پس قیامت کے وجود کا مانع صرف صدیقوں کا وجود ہے ۔ قرآن شریف خدا کی روحانی کتاب ہے اور صدیقوں کا وجود خدا کی ایک مجسم کتاب ہے ۔ جب تک یہ دونوں نمایاں انوار ایمانی ظاہر نہیں ہوتے تب تک انسان خدا تک نہیں پہنچتا فتدبروا و تفکروا ۔

۳ ۔ اس کا جواب ۔ جواب دوم میں آگیا ہے ۔

۴ ۔ اول قرآن شریف مجدد کی ضرورت بتلاتا ہے جیسے میں نے ابھی بیان کیا ہے قال اللہ تعالیٰ ۔ اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتہا ۔ و قال اللہ تعالیٰ ۔ نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحٰفظون اور ایسا ہی حدیث نبوی ۲ بھی مجدد کی ضرورت بتلاتی ہے ۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا رواہ ابو داؤد اور اجماع سنت و جماعت بھی اسپر ہے ۔ کیونکہ کوئی ایسا مومن نہیں کہ جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگرداں ہو سکتا ہے اور قیاس بھی اسی کو چاہتا ہے کیونکہ جس حالت میں خدا تعالیٰ شریعت موسوی کی تجدید ہزارہا نبیوں کے ذریعہ سے کرتا رہا ہے اور گو وہ صاحب کتاب نہ تھے مگر مجدد شریعت موسوی تھے ۔ اور یہ امت خیر الامم ہے قال اللہ تعالیٰ ۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس امت کو خدا تعالیٰ بالکل گوشہ خاطر عاطر سے فراموش کر دے ۔ اور باوجود صدہا خرابیوں کے کہ جو مسلمانوں کی حالت پر غالب ہو گئی ہیں ۔ اور اسلام پر بیرونی حملے ہو رہے ہیں نظر اُٹھا کر نہ دیکھے جو کچھ آج کل اسلام کی حالت خفیف ہو رہی ہے کسی عاقل پر مخفی نہیں یعنی تعلیم یافتہ عقائد حقہ سے دست بردار ہوتے جاتے ہیں پُرانے مسلمانوں میں صرف یہودیوں کی طرح ظاہر پرستی یا قبر پرستی رہ گئی ہے ٹھیک ٹھیک روبخدا کتنے ہیں کہاں ہیں اور کدھر ہیں ۔ ہر ایک صدی میں کوئی نامی مجدد پیدا ہونا ضروری نہیں نامی گرامی مجدد صرف اُسی صدی کے لئے پیدا ہوتا ہے کہ جس میں سخت ضلالت پھیلتی ہے ۔ جیسے آج کل ہے ۔

۵ ۔ پانچواں سوال میں آپ کا سمجھا نہیں ۔ مجھ سے اچھی طرح پڑھا نہیں گیا ۔

۶ ۔ حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں آپ ہی فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے بعد آنیوالے ہیں جنپر حضرت احدیت کی خاص خاص عنایات ہیں میں اُن سے افضل نہیں ہوں اور نہ وہ میرے پیرو ہیں ۔ سو یہ عاجز بیان کرتا ہے نہ فخر کے طریق پر بلکہ واقعی طور پر شکراً لنعمۃ اللہ کہ اس عاجز کو خدا تعالیٰ نے اُن بہتوں پر افضلیت بخشی ہے کہ جو حضرت مجدد صاحب سے بھی بہتر ہیں اور مراتب اولیا سے بڑھکر نبیوں سے مشابہت دی ہے سو یہ عاجز مجدد صاحب کا پیرو نہیں ہے ۔ بلکہ براہ راست اپنے نبی کریم کا پیرو ہے ۔ اور جیسا سمجھایا گیا ہے بدلی یقین سمجھتا ہے کہ ان سے اور ایسا ہی اُن بہتوں سے کہ جو گذر چکے ہیں افضل ہے و ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔

۷ ۔ خدا تعالیٰ کے کلام میں مجھ سے یہ محاورہ نہیں ہے ۔ مجھکو حضرت خداوند کریم محض اپنے فضل سے صدیق کے لفظ سے یاد کرتا ہے اور نیز دوسرے ایسے لفظوں سے جن کے سُننے کی آپ کو برداشت نہیں ہوگی ۔ اور حضرت خداوند کریم نے مجھکو اس خطاب سے معزز فرما کر انی فضلتک علی العٰلمین ۔ قل ارسلت الیکم جمیعا یہ بات بخوبی کھولدی ہے کہ اس ناکارہ کو تمام عالمین یعنی تمام زمین کے باشندوں پر فضیلت بخشی گئی ہے ۔ پس سوال ہفتم کے جواب میں اسی قدر کافی ہے ۔

۸ ۔ اس ناکارہ کے والد مرحوم کا نام غلام مرتضیٰ تھا وہی ہیں جو حکیم حاذق تھے اور دنیوی وجاہت بھی اس ملک کے گرد و نواح میں مشہور تھے ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔ ۳۰ محرم ۱۳۱۷ھ

عام معاملات پر ہمارے ریمارکس

پادری خبردار ہوں

لارڈ سالسبری نے بڑی بھاری سپیچ انجیلی انجمن میں دی ہے اور اس میں پادریوں کو تنبیہ کی ہے کہ تم لوگ ذرا سنبھل کر مشرقی ممالک میں منادی کیا کرو - یہ مانا کہ تمہیں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں لیکن تمہارے اہل ملک کا جو خون ہوتا ہے اس کا تمہیں ضرور خیال کرنا چاہیئے - لارڈ سالسبری صاحب کی یہ رائے نہایت عمدہ اور آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ پادریوں کا طریق اشاعت مذہب ایسا ہو گیا ہے جو رعایا کے دلوں میں سخت بدظنی اور بد دلی پھیلانے کا موجب ہو سکتا ہے - اگر پادریوں کی انجیلی منادی انجیل ہی تک محدود تھی تو کوئی اندیشہ کی بات نہ تھی مگر ان مسیح کے بزرگوں نے دوسرے مذاہب کے بزرگوں پر قابل نفرت نکتہ چینی کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ لیا ہے جس سے ان لوگوں کے دلوں میں سخت کد پیدا ہو کر بعض اوقات کسی فساد کا اندیشہ ہو سکتا ہے - جنگ چین کی موجودہ اور آیندہ خطرناک صورت پر غور کرنے کے واسطے اگر ہم چند سال پیچھے چلے جاویں جب سے کہ درحقیقت فساد کی چنگاری امن عامہ کے خرمن میں پڑی تو ہمکو صرف چند پادریوں کا قتل نظر آئے گا جو اپنی ایسی بے اعتدال طرز منادی کا نشانہ ہوئے تھے بہرحال لارڈ سالسبری صاحب کی نصیحت جو ان بزرگوں کو کی گئی ہے قابل تعریف اور واجب العمل ہے کیا اچھا ہو اگر حضور ویسرائے صاحب بہادر اس طریق اشاعت مذہب کو عام طور پر روک دیں - اور پادریوں کو خصوصاً منع کریں کہ وہ اس طریق سے باز آویں - اس زمانہ میں امن و سلامتی کے شہزادہ اور صلح کے فرزند حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے جو تجویز گورنمنٹ عالیہ ہند کے حضور پیش کی ہے - لارڈ سالسبری کی رائے اور تجویز پر غور کرتے ہوئے وہ میموریل ضرور قابل لحاظ ہونا چاہیئے -

---

فرانس کی شیطنت

جو لوگ اخبارات پڑھنے کے عادی ہیں ان کو معلوم ہو گا کہ فرانس سے بڑھکر بھی اسلام کا دشمن کوئی ملک کم ہو گا - یہ لوگ ہمیشہ تخریب اسلام کی فکر میں رہتے ہیں چنانچہ بالغ خرد ناظرین کو معلوم ہو گا کہ چند سال گذرتے ہیں اسی فرانس نے حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کا تاملک ملک فرانس میں دکھانا چاہا تھا جسپر اسلامی دنیا میں ایک عالم گیر شور مچ گیا اور آخر بڑی جد و جہد کے بعد مسلمان فرانس کو اس ناپاک تجویز سے روکنے میں کامیاب ہوئے اب اس کی اوندھی کھوپڑی میں یہ خیال سمایا ہے کہ (اس کے منہ میں خاک) مدینہ طیبہ سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کو اکھاڑ کر فرانس کے میوزیم (عجائب گھر) میں لا رکھیں - مسلمانوں کو اس خبر کے سننے سے جسقدر وحشت اور پریشانی ہو سکتی ہے ہم اندازہ نہیں کر سکتے - اگر فرانس اس قسم کا ارادہ کرے گا تو دنیا دیکھ لے گی کہ مسلمان جن میں مذہبی غیرت اور حمیت اس گئے گذرے زمانہ میں بھی کسی حد تک باقی ہے فرانس کی تکا بوٹی اڑا دیں گے اور اس کو معلوم ہو جائے گا کہ ایسے خیالات بد کا مزہ کیسا ہوتا ہے اب جنگ چین کی تقریب پر بغاوت کی آگ چین کے ایک صوبہ یانان تک جا پہونچی ہے یہ صوبہ مسلمانوں کا صوبہ ہے جو اپنی قوت بازو اور شمشیر سے بیس سال کی جنگ کے بعد چین سے لڑکر آزاد ہوئے ہیں فرانس اپنی ناعاقبت اندیشی سے اس صوبہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور استحقاق جتلاتا ہے - اگر فرانس ان ناپاک منصوبوں کی ذلت اور مار کے نیچے نہیں آگیا تو وہ یانان کے قبضہ کے خیال کو چھوڑ دے گا - ورنہ وہ دیکھ لے گا کہ یانان کے جنگجو اور جری مسلمان اس کی سفنجی کیسی کرکری کرتے ہیں -

---

برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

گرمی کی حد ہو چلی آسمان سے برسی آگ

(لو) اور خاک دھول کے کچھ نہیں برستا۔ ہر طرف سے خطرناک آندھیوں اور گرد و غبار کی بارشوں کی خبر آتی ہے۔ گرمی کی اس قدر شدت اور امساک بارش بہت سی خطرناک امراض و بائیہ کا مقدمۃ الجیش ہے خدا ہی اپنا فضل کرے ہم نے انجمن حمایت الاسلام لاہور کا ایک اشتہار پڑھا جو اس نے نماز استسقا کے لئے شائع کیا ہے اس میں شک نہیں کہ طلب باراں کی نمازیں پڑھنا اور دعائیں مانگنا بجائے خود عمدہ اور ضروری چیزیں ہیں مگر سنن الٰہیہ پر نظر کرتے رہنا اور ان کے مطابق چلنا بھی ضروری ہے خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا عذاب الٰہی اور کسی مامور کی بعثت لازم ملزوم امر ہیں یہ بات تو عام طور پر مان لی گئی ہے کہ وبا طاعون ہیضہ قحط امساک بارش یہ عذاب الٰہی کے نمونے ہیں پیارے غافل قوم! اٹھ اور بیدار ہو کر اس مامور کی تلاش میں لگ جس کا انکار اور تضحیک تجھ پر یہ برے دن لایا ہے۔ اب اپنی ہٹ چھوڑ کہ اب سرگذشت کا معاملہ ہو چکا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کہ تجھے ما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم کے وعدہ کے موافق امن ملے یقیناً سمجھو ساری دعائیں بے اثر اور بے سود ہوں گی اگر خداوند تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہوں وہ مامور جس کی تضحیک اور تکفیر میں ناعاقبت اندیش قوم نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا کون ہے؟ وہ وہی ہے جو دنیا میں حضرت اقدس مرزا غلام احمد رئیس قادیان کے نام سے اور ملاء اعلیٰ میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے نام سے پکارا گیا ہے۔

نئی ایجادیں

اور

دلچسپ باتیں

ہوائی جہاز۔ ایک جرمن جہاز ساز نے ہوا میں چلنے والا جہاز طیار کرنا شروع کیا ہے جسمیں بہت ہلکا مصالح استعمال کیا جاوے گا اس میں انجن بھی لگائے جاویں گے اور یہ ایک سومن یا ۲۸ سومن بوجھ اٹھا سکے گا اسوقت تک ۳۵ ہزار پونڈ اس تجربہ پر صرف ہو چکے ہیں۔

نئی گاڑی۔ نیو یارک امریکہ کے ایک انجینئر نے ایک نئی گاڑی طیار کی ہے جو فی گھنٹہ ستر میل تک سفر کر سکتی ہے اس نے ہماری گورنمنٹ سے جنوبی افریقہ میں آگ کی بہم رسانی کا ٹھیکہ لیا ہے اس میں بذریعہ گیس بتیس گھوڑوں کی طاقت پیدا کی جاتی ہے اور اس میں جلد سر ہونے والی توپیں رہتی ہیں۔

ایک فرانسیسی نیچرلسٹ کا خیال ہے کہ اگر دنیا میں کوئی پرندہ نہ رہے تو باوجود تمام زہروں کے جو وغیرہ حشرات الارض کے واسطے طیار کی جا سکتی ہیں نو سال کے بعد سطح زمین انسانی رہایش کے قابل نہ رہے اس عرصہ میں کیڑے مکوڑے تمام باغیچے اور کھیتوں کو نگل جاویں گے۔

بغیر تار کے برقی پیام بھیجنے کے موجد مسٹر مارکونی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ رود بار انگلستان کے دوسری جانب تار کے بغیر ایک آلہ سے خبریں جا سکتی ہیں جنکے ذریعہ ڈوور سے کیلے تک آسانی یہ سلسلہ جاری ہو سکے گا۔ چنانچہ حکام فرانس نے کئی جگہ ساحل فرانس پر اس غرض کے واسطے نشان قائم کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

عرب میں ریلوے۔ مکہ معظمہ کی ریلوے کے واسطے شد و مد سے طیاریاں ہو رہی ہیں یہ طے ہو گیا ہے کہ سلسلہ تار برقی جاری ہونے کے بعد مقام حوران سے لے کر مکہ معظمہ تک ریلوے لین جاری کر دی جاوے۔

آوازیں۔ انجن کی سیٹی کی آواز تین ہزار تین سو گز کے فاصلہ سے سنائی دے سکتی ہے بندوق کی باڑھ اور کتے کا بھونکنا اٹھارہ سو گز کے فاصلہ سے ڈھول کی آواز سولہ سو گز کے فاصلہ سے اور انسان کی آواز ایک ہزار گز کے فاصلہ سے مینڈک کی آواز نو سو گز سے سنائی دیتی ہے۔

عام معاملات

ہندوستان کیلئے حل طلب مسئلہ

ہمعصر سول اینڈ ملٹری نیوز نے "روٹی کا مسئلہ" کے عنوان سے ایک دلچسپ نوٹ لکھا ہے۔ لاریب جو مسئلہ آجکل ہماری لئے زیادہ دلچسپی اور غور کا موجب ہو ہو سکتا ہے وہ یہ "روٹی کا مسئلہ" ہے۔ ہندوستان کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے وبا طاعون ہیضہ امساک باراں۔

رسالہ سراج الحق حصہ دوم

یہ رسالہ قابل اور مخالفوں پر حجت قاطع ہے ممکن نہیں کہ مخالف امام الزمان اسکو پڑھکر

چھپا ہے اور ناظرین کے بدن پر خوف سے رونگٹے نہ کھڑے ہو جاویں۔ کیا اچھا ہو کہ صاحب وسعت دس دس بیس بیس یا کم و بیش رسالے خرید کر لوگوں میں تقسیم کردیں اور حصہ سوم کے لئے مددگار ہوں۔ اس رسالہ کی قیمت ۳ ہے اور محصول ۔ مگر بعض صاحبوں نے صرف ۱ کا ٹکٹ روانہ فرمایا ہی انکو چاہیے کہ ۲ کا ٹکٹ اور روانہ فرماویں تاکہ رسالہ روانہ کیا جاوے اور آئندہ کو خیال رہے کہ اس رسالہ کی درخواست براہ راست میرے نام آوے۔ سراج الحق۔ از دارالامان۔

براہین احمدیہ

چار جلد کامل

یہ وہ نادر اور بے نظیر کتاب ہے جس میں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ اور رسالت کے ثبوت میں تین سو زبردست دلائل قاطع دی گئی ہیں اور اسلام کو بمقابلہ جمیع مذاہب کے اعلیٰ و افضل کیا گیا ہے اور اثبات رسالت آنحضرت میں آج تک کوئی کتاب ایسی تصنیف نہیں ہوئی موافق و مخالف اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اس کی پہلی قیمت ۲۵ روپے تھی اور بوجہ نایابی کے دنیا اس کی زیارت کو ترس رہی تھی۔ ہم نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے اس کتاب کو زیور انطباع بار ثانی پہنایا ہے ناظرین یہ موقع ہاتھ سے نہ کھوئیں نہایت جلد خرید فرمائیں۔ کاغذ موٹا چھاپہ نفیس خوش خط خوشنما قیمت نہایت ہی کم صرف ۳ روپے ہے۔

المشتہر کریم بخش
مالک مطبع مفید عام
پریس سیالکوٹ

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریہ اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں دین و دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس قدر بدزبانیاں اور گالیاں دی جاتی ہیں کہ غیرت مند مسلمان کا بدن تھرا اٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے کہ کئی مسلمان ان کو پڑھ کر اسلام سے مشکک اور مرتد ہو گئے ہیں ہندوستان چھ کروڑ مسلمان ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی ان کی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفین کے دندان شکن جواب دے کر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑھے سے بچائے اور انکا حوصلہ بڑھائے۔ کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ اسی ایک بات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپے جمع ہو جاتے ہیں جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدائی مذہب اور سچا مذہب ہے کیا اس کے لئے مسلمانوں کو اتنی بھی غیرت نہیں ہونی چاہیئے ضرور ہونی چاہیئے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا کہ ہم یہ رسالہ **انوار الاسلام** ماہوار نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخبارو اور آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جواب لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو منگائے اور مطالعہ فرمائے حجم اٹھائیس صفحہ ماہوار قیمت نہایت کم معہ محصول ڈاک صرف عہ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے نمونہ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے واعظین اسلام سے رسالہ کی قیمت سالانہ صرف ۱۲ا غیر مذاہب سے ۸ر لیا جاتا ہے اس غرض سے کہ غیر مذہب کو روبرو خدا کے یہ موقع نہ ملے کہ ہم نے دنیا میں رسالہ انوار الاسلام نہیں دیکھا۔

المشتہر
منشی کریم بخش مالک و مہتمم رسالہ
انوار الاسلام سیالکوٹ۔

نوٹس

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ اطلاع دیتے ہیں کہ اکثر خطوط اُن کے پاس ایسے آتے ہیں کہ بھیجنے والوں کے نام نہیں پڑھے جاتے اور بعض وقت بڑے ضروری خطوط افسوس کے ساتھ چاک کرنے پڑتے ہیں اور بعض اپنا پتہ پورا نہیں لکھتے اس لئے ہر ایک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر ایک صاحب اپنا نام اور پتہ خوشخط لکھا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ کریں۔

ایڈیٹر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں و الیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی سوتیا بند ناخنہ پانی جانا ہو جاتا رتوندی وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے بلغ ۲ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۵ر خالص ممیرانی ماسہ ۴ر مصری سرمہ فی تولہ ۱ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلوالیہ بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم ایس سانگی صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑتے تھے اُس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اُس کی بینائی میں فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتا تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھی صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔
راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ میں ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھیں سے پانی بہت جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔
راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴۔ میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کیلئے ممیرے کا سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا